82467 ـ ٹیلی ویژن پر پیش ہونےوالے پروگرام کا ترجمہ کرنا

سوال

میں اپنی والدہ اور نانی کے ساتھ رہتا ہوں، میری والدہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا پسند کرتی ہیں، لیکن نانی بہت زیادہ ٹی وی دیکھنا محبوب سمجھتی ہیں، ٹی وی پر پیش ہونے والے پروگرام نہیں سمجھتی جس کی وجہ سے وہ میری ماں کو کہتی ہیں کہ اسے ترجمہ کر کے بتایا جائے، تو کیا اگر میری والدہ ایسا کرتی ہے تو انہیں بھی گناہ ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کی والدہ کا اپکی نانی کے لیے ٹی وی سکرین پر پیش ہونےوالے پروگرام کا ترجمہ کرنے کے حکم میں کوئی مشکل نہیں، لیکن حقیقت میں وہ نانی کو یہ پروگرام دیکھنے سے باز رکھنا چاہتی ہے، حالانکہ ـ وہ اس بڑھاپے کی عمر میں ہے ـ اسے اس عمر میں اللہ تعالی کی عبادتا ور اطاعت و فرمانبرداری میں مشغول ہونا چاہیے، اور کوشش کرے کہ وہ اپنے موت کے لیے زاد راہ تیار کر لے، اور اللہ تعالی کے ہاں کامیابی و نجات کے زیادہ سے زیادہ اسباب اکٹھے کر لے.

امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میں نے اپنے علاقے کے اہل علم کو پایا کہ وہ دنیا تلاش کرتے، اور لوگوں سے میل جول رکھتے حتی کہ جب ان میں کسی کی عمر چالیس برس ہو جاتی تو وہ لوگوں سے علیحدہ ہو جاتے " انتہی.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (7 / 276).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے اس شخص کے لیے عذر کا کوئی سبب نہیں چھوڑا جس کو عمر دی حتی کہ وہ ساٹھ بر س کا ہو گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6419).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

کہا جاتا ہے " اس کے لیے کوئی عذر نہیں چھوڑا "

جب وہ عذر کی آخری حد تك پہنچ جائے، اور اس کے امکان میں ہو، اور جب اطاعت و فرمانبرداری چھوڑنے میں اسے کوئی عذر نہ ہو، اور اسے وہ عمر بھی دی گئی جس میں وہ اطاعت و فرمانبرداری کر سکتا تھا، تو پھر اس کے لائق نہیں کہ وہ اس عمر میں آکر مکمل طور پر آخرت والے اعمال کرے، اور توبہ و استغفار اور اطاعت و فرمانبرداری کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرے.

معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالی بندے کے لیے کوئی بھی ایسا عذر نہیں چھوڑتا کہ وہ اسے عذر بنا سکے.

ابن بطال کہتے ہیں: اس کے لیے ساٹھ برس حد اس لیے ہے کہ یہ عمر ختم ہونے کے قریب ہے، اور یہ وہ عمر ہے جس میں توبہ اور خشوع و خضوع اور موت کا انتظار ہوتا ہے، اس لیے اسے مکمل طور پر آخرت والے کام کرنے چاہیں؛ کیونکہ ا سکا اب پہلی حالت قوت و نشاط میں واپس آنا محال ہے " انتہی بتصرف.

دیکھیں: فتح الباری (11 / 240).

اس لیے میری آپ کو آپ کی والدہ کو یہ نصیحت ہے کہ نانی کو زیادہ سے زیادہ نصیحت کریں کہ وہ نماز اور اذکار، اور قرآن مجید کی تلاوت اور نیك و صالح دعا کرنے میں مشغول رہے، اور آپ اس سلسلہ میں ا نکی ہر طرح سے مدد و معاونت کریں، اس طرح انہیں فضائی چینلوں پر پیش کردہ پروگرام دیکھنے کی فرصت نہیں ملےگی جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا باعث ہیں، اور نہ ہی ان پروگراموں سے انہیں کوئی دینی اور نہ ہی دنیاوی فائدہ پہنچتا ہے.

بہر حال آپ کی والدہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی والدہ کو ٹی پروگرام کا ترجمہ کر کے بتائیں، صرف ان پروگراموں کا ترجمہ کرنا جائز ہے جو مباح ہوں، لیکن حرام اور غلط قسم کی فلموں اور ڈراموں کا ترجمہ کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے ٹی پروگرام دیکھنے میں اس کی معاونت کرنا جائز نہیں، بلکہ اس سے منع کرنا واجب ہے، اور نفع مند پروگرام دیکھنے میں کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اورآپ کو دین و دنیا کی سلامتی اور سعادت نصیب فرمائے.

آپ ٹیلی ویژن دیکھنے کا حکم معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (3633) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .